Registered.

No. L. 89.

# اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۲۹) مطبوعہ ۲۱ جولائی سنہ ۱۸۹۹ء بروز جمعہ جلد (۲۷)

## گلدستۂ اخبارات

**اکسٹرا اسسٹنٹ** کمشنران کا امتحان مقابلہ ۱۶ و ۱۷ اکتوبر کو ہوگا اور دو اسامیاں پاس شدوں کو ملینگی ۔

**پنجاب** میں پراونشیل سروس کی اسامیوں کے پُر کرنے کیلئے نئے قواعد نافذ ہوئے جو پُر اصلاح ہیں ۔

**لالہ** سندر داس سوری۔ ایم۔ اے۔ افسر سررشتہ تعلیم اسسٹنٹ رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی ہوئے ۔

**بنارس** میں سوامی بھاشکر انند کا انتقال ہوگیا کئی مہاراجگان جنازہ کے ساتھ تھے ہندوؤں کا مشہور ویدانتی تھا ۔

**کلکتہ** رانی گنج کے کارخانہ کاغذ سازی میں دربانوں نے دو یورپین کو مار ڈالا ۱۱ دربان گرفتار ہوئے ہیں مقدمہ نہایت سنگین

**لاہور** میں ایک ہرکارہ ڈاک گرفتار ہوا لوگوں کا منی آرڈر ہضم کر جاتا تھا ۔

**حضور** لاٹ صاحب آگرہ میں ایک کونسل بغرض انسداد ڈکیتی فرمائیں گے مسٹر بیلی سپرنٹنڈنٹ ٹھگی و ڈکیتی کو بھی شامل ہونے کے لئے شملہ سے بلوایا ہے اس کانفرنس میں مشرقی راجپوتانہ کی متصلہ ریاستوں سے بھی مشورہ میں مدد دینے کے لئے افسر لوگ آئیں گے۔ جھانسی بھی حضور لاٹ صاحب اسی مشورہ کی غرض سے جاتے ہیں ۔

**دیہاتی** مجسٹریٹوں پر تشدد ہوں نے چشم پوشی کا الزام لگایا کہ رپورٹ نہ لکھتے تھے تحقیقات جاری ہے ۔

**سردار** دیال سنگھ کے مقدمہ وصیت میں جایداد کے ریسیور مقرر ہوگئے ۔

**سوڈان** کے ملک میں خلیفہ مہدی کا دم ناک میں آرہا ہے غلہ سے عاجز مردم خواری تک نوبت پہنچی ۴ ہزار فوج سب سرکش منتشر بدحال ہے شیخ الدین پسر خلیفہ اور چند امیروں نے صلاح دی کہ تھوڑے عرصہ کے لئے انگریزوں کے مطیع ہو جاویں تو خلیفہ نے ان سب کو بیڑیاں ڈالدیں۔

**ایک جرمن** کاریگر مصنوعی کوئلہ بنانے میں کامیاب ہوا ہے امتحان میں نمایاں کامیابی ہوئی ۔

**مسٹر** کوننگھام گرین برٹش ایجنٹ ٹرانسوال جیسے انہوں نے سٹیٹ سکرٹری سے ایک لمبی ملاقات کی حال نامعلوم ۔

**الفر لقندر** جماعت کی شاخ کیپ ٹون ٹرانسوال کی جدید تجاویز فرنچائز کو پسند کرتی ہے کہ کافی وافی ہے ٹرانسوال کی اس تجویز کو بھی پسند کرتی ہے کہ تمام اعتراض درمیان ٹرانسوال و برطانیہ اعظم بذریعہ ثالثی طے پائیں ۔

**ٹرانسوال** کی والسکراڈ جدید قانون فرنچائز پر بحث کر رہی ہے اور اس کی ابتدائی دفعات پاس ہوگئے ہیں ۔

**اخبار** ٹائیمز نے شرح پیغام بحری تار پر مضمون لکھا کہ واقعی یہہ شرح بہت گراں ہے اخبار مذکور نے زور دیا کہ مصر اور ہندوستان کے ساتھ پیغام تار کی شرح میں ضرور تخفیف ہونی چاہئے ۔

**تھٹس** نام جہاز جو سسلی کے متصل ریتی پر چڑھ گیا تھا تیر بڑا نقصان سے بچ گیا ہے ۔

**زار** روس کے یہاں تیسری لڑکی پیدا ہوئی ۔

**اٹلی** کا افسر جنرل گلٹیہ سرحد نائس پر جاسوسی کرتا ہوا پکڑا گیا فرنچ عدالت میں سخت سزا پائی یعنے ۵ سال کی قید اور دو سو پونڈ جرمانہ ۔

**برٹش** وسط افریقہ میں سرداران انگورہ دیاہ کی سزا کے لئے ایک مہم جالہ بونہ کو بھیجی گئی قطعی کارروائی ہوگی ۔

**سیلون** کا مصری قیدی محمود سامی معاف کیا گیا وطن کو واپس ہوگا عربی پاشا بدستور قید ۔

**چین** میں تمام یوروپین طاقتوں سے نفرت ہے اور شبہ ہے کہ ملک کو بانٹ کھائیں گے بخلاف اس کے امریکن سے ہمدردی ہے ان کی قدر ہے ان پر اعتبار ہے اُن کی تجارت کو عظیم ترقی ہے ۔

**امسال** علمائے مشرقی کی کانفرنس شاہ اٹلی کی سرپرستی میں روما میں ہوگی۔ نشست کیلئے شاہی محل عطا ہوا ۔

**بوئروں** کی جدید تجاویز کا مسودہ معلوم ہوا یہہ سر سے پیر تک پیچیدہ پایا گیا مجوزہ رعائیتیں برائے نام ہیں بیشمار تقیدات سے وابستہ ہیں ۔

# اڈیٹوریل نوٹس

پادری ای-ایم-وہری صاحب-ڈی-ڈی-اڈیٹر

اڈیٹوریل کارسپانڈنٹس:
پادری ایچ-گولکناتھ صاحب+پادری غلام مسیح صاحب
پادری طالب الدین صاحب بی-اے+پادری پی-سی-اوپل صاحب
پادری جی-ایل ٹھاکرداس صاحب+پادری جیل سنگھ صاحب
مسٹر الیشع ناصر صاحب-مسٹر مسیح الدولہ صاحب
پادری کدارناتھ صاحب مّنت

---

اگرچہ اہل اسلام اور آریہ ہماری مخالفت میں نہایت سخت الفاظ میں مضامین لکھتے ہیں مگر ہم کو واجب ہی کہ نہایت نرم الفاظ میں اُن کو جواب دیں کیونکہ ہمارا اصل منشا اُن کو راہ راست دکھلانا اور مسیحی مذہب کی خوبیاں بتلانا ہی سخت الفاظ میں خواہ کیسا ہی عمدہ خوبیوں کا بھرا ہوا مضمون پیش کیا جاوے مگر وہ اُن پر گراں گذرنے کا احتمال ہی اور ہمارے اصل مقصد کے فوت ہونے کا اندیشہ ہی جو باتیں نرم اور فروتن الفاظ میں پیش کی جاتی ہیں ان کا نہایت گہرا اثر ہوتا ہی یہہ بھی ضرور ہی کہ جو کچھ پیش کیا جاوے نہایت مدلل ہو ✻

---

## شاباش جاپان

کیا کہنے ہیں جاپان تیری لیاقت کے چین سے لڑائی ہوئی تو اُس کی وہ خبر لی کہ الامان الامان پکار اٹھا اور مقابلہ کی تاب نہ لا سکا اب تجارت اور حرفت میں بھی وہ قدم آگے مارنے لگے ہو کہ تیری ہمت پر ہزار آفریں اب تو باہر کی تجارت سے بھی خوب ہاتھ رنگتے ہو بازاروں میں ولایتی ساخت کی چیزوں کی طرح جاپانی چیزیں بھی موجود ہیں اور خوبصورتی و نزاکت میں بھی کچھ کم نہیں۔ جہاں چین میں چند سال پہلے جرمن کی دیاسلائی بکتی تھی اب جرمن والوں کو کوئی پوچھتا ہی نہیں جاپانی دیاسلائی نظر پڑتی ہی جاپان میں دیاسلائی کے بہت کارخانے رو سا کے ہیں جہاں پر دیاسلائی بنانے کی ۲۸۰ کلیں ہیں ایک سال کا عرصہ گذرا اِن کارخانوں میں ۲۰۵۱ مرد ۵۶۲۲ عورتیں اور ۴۰۰۰ بچے بارہ سال سے کم عمر کے کام کرتے تھے دیاسلائی کی ڈبیاں بنانے کے کئی کارخانے ہیں ✻

---

## حیرت انگیز توپ

مسٹر جے-ایچ-نیومین دوافروش پورٹ لینڈ کے اُنیس سال کے نوجوان لڑکے نے ایک خوفناک بے دود وآواز کی برقی توپ ایجاد کی ہی برٹش امیرالبحر نے حق ایجاد خریدنے کے لئے ۵۰ ہزار پونڈ دینے چاہے تھے مگر موجد نے اس کے فروخت کرنے سے انکار کر دیا بطور نمونہ ساڑھے سات پونڈ کی جو توپ بنائی گئی تھی اس کے تجربہ میں پوری کامیابی ہوئی اب نوجوان موجد ایک ہنڈریڈ ویٹ وزن کی توپ بنانے میں مصروف ہی جو طاقت میں دیگر اقسام کی ایک سو ٹن وزنی التواپ کے برابر ہو گی چونکہ توپ مذکور بے دود و بے آواز ہی اس لئے شب و روز کسی وقت میں دشمن کو یہہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ توپ مذکور کہاں رکھی ہی ✻

---

## اکسیر حیات

امریکہ کے ایک مشہور ڈاکٹر مسٹر بی-الف رابرٹش نے ایک ایسا ٹیکہ دریافت کیا ہی جس سے انسان بہت عرصہ تک زندہ رہ سکتا ہی ڈاکٹر مذکور زیادہ وسیع طور پر اس بارہ میں تجربہ کرنے کے لئے چکاگو روانہ ہوا ہی اکسیر مذکور بکریوں کے رگ و غدود کے جاندار مادہ سے مرکب ہی جسے بذریعہ ٹیکہ انسان کے جسم میں داخل کیا جاتا ہی۔ مسٹر رابرٹش کہتے ہیں کہ بڑھاپے میں جسم میں فاسفورس اور چونہ کا نمک جمع ہو جاتا ہی اور خون کے مقوی اجزا کم ہو جاتے ہیں مذکورہ بالا ٹیکہ ان تمام شکایتوں کو رفع کر کے بوڑھوں کی طاقت کو اصلی حالت پر لے آتا ہی۔ چکاگو کے وہ ڈاکٹر جن کے سامنے اس ٹیکے کے تجربے کئے گئے ہیں وہ انسان وحیوان پر اس کے اثر کو نہایت حیرت انگیز اور قابل قدر ظاہر کرتے ہیں ✻

---

میتھوڈسٹ اپسکوپل مشن اپنے کام کی ترقی کے ساتھ ساتھ حسب موقعہ اپنے کارندوں کی آیندہ بہتری اور ترقی کے لئے بھی تدابیر سوچتی رہتی ہی حال میں اس مشن کے سامنے یہہ سوال پیش ہی کہ اُن خدمتگذاروں کے لئے جو بوڑھے ہوتے جاتے ہیں اور اور کام کے لائق نہیں ہیں اور اُن کی بیوی اور لڑکے بالوں کی پرورش کے لئے کیا انتظام کیا جاوے ✻

# مسیح کی تعلیم

بقیہ

## چھٹا باب

### خدا کی بادشاہت کی برکتیں

دیکھو نورافشاں مطبوعہ ۱۴ جولائی ۱۸۹۹ء

شاید پڑھنے والے خیال کریں گے کہ جو بیان ہم نے اب تک پڑھا اُس میں مسیح کی وعدہ کی ہوئی برکتوں کی فہرست میں کسی دنیوی نعمت کا کچھ ذکر نہیں ہوا اب لوگ شاید پوچھیں گے کہ کیا مسیح نے اس کی بابت کچھ وعدہ نہیں کیا؟ کیا مسیح کے خیال میں دنیوی نعمتیں ایسی حقیر اور ناچیز تھیں کہ ہم ان کا انکار کریں اور فقیرانہ زندگی اور حتی المقدور بدنی ریاضت اور نفس کُشی کو ہم ثواب کے کام سمجھیں؟ ہم صاف جواب دیتے ہیں کہ مسیح کا ایسا خیال نہیں تھا۔۔وہ سورج کی روشنی اور بارش کو خدا کی آسمانی اچھی بخششیں بتاتا ہے دیکھو (متی ۵: ۴۵) وہ خوراک اور پوشاک کی بابت ذکر تا ہے کہ یہہ بھی ہمارے آسمانی باپ کے ہاتھ سے ہیں جو جانتا ہے کہ ہم اُن چیزوں کے محتاج ہیں (متی ۶: ۲۶-۳۲) وہ اپنے شاگردوں کو یہہ دعا بھی سکھاتا ہے کہ ”ہماری روزینہ کی روٹی آج ہمیں دے“ اور ہماری اس چند روزہ زندگی کی بابت ہم کو یہہ تسلی کی بات بتلاتا ہے کہ خدا کی پروردگاری یہاں تک ہے کہ ہمارے سر کے بال گنے ہوئے ہیں لیکن جسمانی برکتیں روحانی برکتوں کے مقابلہ میں کم قدر ہیں اور ہرگز برابر نہیں ہو سکتیں ان دنیوی نعمتوں کے لئے پکا وعدہ کس طرح سے دیا جائیگا کیونکہ خیال کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان نعمتوں سے خدا ہمیں محروم رکھتا ہے تاکہ ہم روحانی نعمتوں میں پیچھے نہ رہ جاویں ہاں اِس وعدہ میں جو کہ مسیح نے اپنے ایمانداروں سے کیا اور کہا (مرقس ۱۶: ۱۷-۱۸) کہ ”وہ جو ایمان لائیں گے اُن کے ساتھ یہہ علامتیں ہونگی۔۔۔۔ وہ سانپوں کو اُٹھا لینگے اور کوئی ہلاک کرنے والی چیز پینگے انہیں کچھ نقصان نہ ہوگا“ یہہ نقصان جسم پر ہوتا نہیں توبھی یہہ وعدہ پورا ہوگا اگر ایماندار لوگوں کی زندگی کا بہترین حصہ یعنے روح کی حفاظت بنی رہے خوراک اور پوشاک کی بابت جو وعدہ ہے اکثر کرکے حرف بحرف پورا ہو سکتا ہے جیسا (متی ۶: ۳۳) ”تم پہلے خدا کی بادشاہت اور اس کی راستبازی کی تلاش کرو اور یہہ سب چیزیں تمہیں ملینگی“ لیکن یاد رکھنا چاہئے کہ انجیلوں میں کوئی ایسا وعدہ نہیں پایا جاتا کہ اگر کوئی مسیح پر ایمان لاوے تو اُسے دنیوی دولت ملیگی۔ بیشک سچ ہے کہ مسیحی دیانتداری کبھی کبھی آدمیوں کو دولتمند اور سرفراز کرتی ہے اور یہہ سرفرازی اور دولتمندی جو اس طرح سے حاصل ہوتی ہے وہ خدا کی اچھی بخشش ماننی چاہئے لیکن اس کے برعکس اکثر کرکے مسیحی ایمانداری سے دنیاوی نقصان اُٹھانا پڑتا اور دولتمندی کی بجائے مفلسی اس ایمانداری کا بھاری گواہ ہو سکتی ہے ہمیں مسیح کے اس وعدہ کو بڑی ہوشیاری سے پڑھنا چاہئے اگرچہ وہ صاف اور دلیل کی کچھ حاجت نہیں رکھتا (متی ۱۹: ۲۹) ”اور جس نے گھر یا بھائی یا بہن یا ماں باپ یا جورو یا بال بچوں یا زمین کو میرے نام پر چھوڑا سوگنا پائیگا اور ہمیشہ کی زندگی کا وارث ہوگا“ ہم اسے بڑی دور اندیشی سے پڑھیں اس بات کی یاد کرکے کہ مسیح کی باتوں کا مطلب کبھی کبھی بہت گہرا ہے۔ یقیناً اس وعدہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اُس کے پیروں کے لئے بڑی نیک بختی اس جہان میں دنیاداروں کی بہ نسبت ہے اور جو نقصان مسیح کی خاطر اُٹھائیں اُن کے لئے عمدہ بدلہ مقرر ہے لیکن اس وعدہ سے یہہ امید نہ رکھیں کہ یہہ حرف بحرف پورا ہوگا ہم اس کو کفر گوئی سمجھتے ہیں کہ ”مورموں“ فرقہ اور محمدی لوگ بھی کثیر الازواجی (بہت سی عورتیں کرنا) کی پشتی میں اس آیت کو ثبوت میں لاویں جیسا لکھا ہے کہ سوگنا ملیگا اگر ہم اس آیت کے لفظی معنے ”ماں“ اور ”باپ“ اور ”جوروں“ کی بابت نہ لیویں کیا ہم اُس کو ”گھروں“ اور ”زمین“ کی بابت لیویں؟ نہیں لیکن اس وعدہ کا پورا ہونا کئی طرح سے ایمانداروں پر ظاہر ہوتا ہے یہہ لکھا ہے کہ ڈاکٹر آرنلڈ صاحب نے اپنی دایم المریض بہن کی بابت کہا کہ ”اس کی دینداری اور بیغرضی کے باعث وہ موجودہ زندگی کی ساری حالتوں اور دنیا کی خوبصورتیوں سے ایسی خوشی حاصل کرتی تھیں کہ مجھکو معلوم ہے کہ وہ اور لوگوں کی بہ نسبت ”زمین کی وارث“ سچے طور سے تھیں“ گویا وہ ساری دنیا کو اپنی میراث سمجھنے کا حق رکھتی تھیں“ یہہ بیان ہمیں مسیح کے مطلب کے سمجھنے میں کچھ نہ کچھ مدد دیتا ہے کہ کس طرح زمین کو مسیح کی خاطر چھوڑے اور اس دنیا میں سوگنا بدلہ پاوے، پھر جب پولوس روفس کی ماں کا ذکر کرتا تو وہ اس کو اپنی بھی ماں لکھتا ہے دیکھو (رومیوں ۱۶: ۱۳) تو اس بیان سے ہم بھی سمجھ سکتے ہیں کہ وہ لوگ جو کہ مسیح پر ایمان لانے کے سبب سے اپنے دوستوں اور رشتہ داروں سے چھوڑے جاتے ہیں مسیحی بھائیوں کی مبارکبادی میں اور مسیحی شراکت کی برکتوں سے اپنے پہلے نقصان کے بدلے سوگنا دینی دوست حاصل کرتے ہیں اور جبکہ رسول نے اپنی ساری کلیساؤں پر خیال کیا اور اس نے کہا کہ ”یہہ سب ایمان میں

میرے فرزند ہیں" تو کیا یہہ مسیح کا وعدہ "اس دنیا میں سوگنا فرزند حاصل کریگا پورا نہ ہوا" بیشک ہوا۔ وہ آدمی یا عورت جس کے آگے پیچھے کوئی نہیں تنہا نہیں رہتا ہی جبکہ وہ مسیح کے اس کلام میں دخل پاتا ہی" وہی جو میرے آسمانی باپ کی مرضی کو بجالاتا ہی وہی میرا بھائی اور بہن اور ماں ہی" ہمارے خداوند کی یہہ تعلیم پولوس رسول کی ان باتوں سے جو کہ اس نے بڑھاپے میں اور پوری تجربہ کاری کے بعد لکھیں کیسی موافقت رکھتی ہی (پہلے تمطاؤس ۴: ۸) "دینداری ساری باتوں کے واسطے فایدہ مند ہی کہ اب کی اور آیندہ کی زندگی کا وعدہ اسی کے لئے ہی" غرض زندگی کا وعدہ ایسا نہیں سمجھنا چاہئے کہ وہ صرف دنیاوی نفع یا بزرگی یا عیش و آرام میں ہی بلکہ اکثر کرکے حقیقت میں مبارک کہلانیکے لایق وہ ہیں جو کہ اس دنیا میں بہت تھوڑا مال رکھتے ہیں اور اُس پر تکیہ نہیں کرتے کیونکہ اس زندگی پر جو فی الحقیقت زندگی ہی انکا بھروسہ ہی اور یہی ان کی دولتمندی ہی۔

اب ہم ختم کرتے وقت اس باب کے مضمون پر ایک اعتراض پیش کرتے ہیں بعض لوگ یہہ الزام لگاتے ہیں کہ مسیح کا وعدہ اور ہماری امید صرف آنے والے جہان کے لئے ہیں اور انجیلوں کے منادآسمان کی خبر سُناتے ہیں جب ان کا فرض یہہ ہی کہ وہ لوگوں کو دنیوی بہتری کی تجویز بتاویں وہ دعوی کرتے ہیں کہ اب کے حال کے لئے ہم یقین کے ساتھ کچھ کہہ سکتے ہیں اور جان سکتے لیکن آیندہ زندگی کی بابت کچھ ٹھکانا نہیں ہم اس کا جواب ایک فرنسیس مصنف کی باتوں سے دیتے ہیں وہ ایسا لکھتا ہی کہ "انجیل کیا ہی عجیب اور عظیم ہی جو کہ ہم کو اندیکھی اور ابدی زندگی کیواسطے تیار کر رہی ہی یہاں تک کہ وہ ہمیں اس دنیا میں بھی کثرت سے برکت بخشتی ہی" مسیحیت کے سوا اس دنیا میں کوئی اثر اور قدرت والی چیز نہیں ہوئی کہ جس نے آدمی کی بہتری کی ترقی میں مدد دیدی ہو۔ ہم ایک اور طرح سے جواب دینا چاہتے ہیں کہ "ہماری کیسی کمبختی ہوتی اگر ہم صرف اسی زندگی کی امید رکھتے اور غیر فانی کا خیال چھوڑ دیتے جیسا رومیوں اور یونانیوں میں خیال تھا کہ وہ قیامت کو نہیں مانتے تھے۔ پھر اگر ساری تسلی جو کہ مصیبتوں اور موت کی جدائی کی حالت میں آسمانی امید اور خیال کے وسیلہ سے آدمیوں کو مسیح کے آنے سے ہوئی چاتی رہی تو ان کی زندگی کیسی مشکل ہوگی مسیح وہی "الہی کلام" تھا جس کی انتظاری افلاطون کرتا تھا اس امید میں کہ جب وہ آویگا وہ ہمیں آنے والی زندگی کی پکی خبر دیگا مصیبت زدہ لوگوں کو جو مسیح پر اعتقاد رکھتے ہیں اور اس کے کلام کو سچ سمجھتے ہیں کیسی بھاری خوشی ابدی زندگی کے لئے پیدا ہوتی ہی کہ مسیح نے اُن کے لئے آسمان میں گھر تیار کیا جیسا (یوحنا ۱۴: ۲-۳) "میرے باپ کے گھر میں بہت مکان ہیں نہیں تو میں تمہیں کہتا میں جاتا ہوں تاکہ تمہارے لئے جگہہ تیار کروں اور جس حال کہ میں جاتا اور جگہہ تمہارے لئے تیار کرتا تو پھر آونگا اور تمہیں اپنے ساتھ لونگا تاکہ جہاں میں ہوں تم بھی ہو"۔

بادشاہت کی برکتوں کی بابت مسیح کی تعلیم پر ایک اور اعتراض اس سبب سے کیا جاتا ہی کہ ابدی اجر کے وعدہ سے جو مسیح دیتا ہی آدمیوں کی نیکی میں خود غرضی آجاتی ہی یہاں تک کہ نیکی کا اصل مطلب ہلکا ہو جاتا ہی اور نیکی خالص نیکی نہیں رہتی۔ ہم اس کے جواب میں کہتے ہیں کہ دنیا کے انتظام میں انصاف کہاں رہیگا اگر راستبازی کے ساتھ کوئی برکت یا اجر نہ ہو کیا ہم نیکی کی قدر اور تعریف کریں صرف ایسی حالت میں جبکہ دنیا کا حاکم یعنے خدا نیکی سے دشمنی اور لاپروائی رکھتا ہو؟ کیا خدا اسی طرح کا حاکم ہو سکتا ہی؟ نہیں۔ پھر وہ جو خود غرضی کا اعتراض کرتے ہیں نیکی کا اجر یا برکت کے روحانی مطلب کی طرف نہیں دیکھتے اگر ان برکتوں پر ہم غور کریں تو کوئی نہیں کہہ سکتا کہ وہ خود غرضی کی برکتیں ہیں کیونکہ انجیلوں کی موعود برکتیں روحانی ہیں اور نیکی کا سب سے پہلا اور افضل اجر یہہ ہی کہ ایماندار لوگ نیکی کی کمالیت حاصل کرنے کے لئے زیادہ مشتاق ہوتے جاتے ہیں اور برکت کا اثر یہاں تک ان کی نیکی اور لوگوں کی خیر خواہی کے لئے ترغیب دیتا ہی کہ وہ دوسروں کی بھلائی اور نجات کے لئے ہر طرح کی تکلیف اُٹھانے بلکہ جان دینے کو تیار ہیں جیسا (رومیوں ۱۰: ۱) "اَی بھائیو میرے دل کی خواہش اور دعا یہہ ہی... کہ وہ نجات پاویں" اور رومیوں ۹: ۲-۳ "مجھے بڑا غم اور میرے دل کو ہردم رنج ہی کیونکہ میں یہانتک چاہتا تھا کہ اگر ہو سکے تو اپنے بھائیوں کے بدلے مسیح سے محروم ہوؤں پس اگر اس میں خود غرضی ہی تو ہماری دعا یہہ ہی کہ سارے آدمی اس طرح کی خود غرضی میں شامل ہوں کہ جس سے اُنکا اور دوسروں کا دونوں جہان کا اصل فایدہ ہو۔ باقی آیندہ

---

## خدا کا فضل
### اور
## فضل سے بخشش

جب سے کہ گناہ نے اس دنیا میں اپنا قدم جمایا ہی اور بنی آدم کے دلوں کو اپنا شکار کر لیا ہی



تب سے انسان کی حالت روبہ ابتری چلی جاتی ہی اور اس کے ساتھ گناہ کی زہر کا مہلک اثر بھی دن بدن روز افزوں ترقی کرتا ہوا لاکھوں کروڑوں کی بیش قیمت اور پیاری جانوں کو سزائے ابدی اور لعنت الٰہی کے خوفناک اندیشے میں ڈال چکا ہی جس کی انتظاری میں ہشیار روحیں اب روز حشر کے دن کی منتظر ہو رہی ہیں جن کے لیئے اب کوئی امید باقی نہیں کیونکہ مغفرت کی جگہہ دنیا ہی اور اگر حصول نجات سے روح اس دنیا میں محروم رہکر راہی ملک بقا ہو جاوے تو بس پھر توبہ و معافی کا وقت گذر چکا صرف عدالت کا خوفناک انتظار باقی رہا اسی سے انسان کا فرض اولی اس دنیاء چندروزہ میں نجات کا حاصل کرنا ہی اور جو شخص اس مراد کو پہنچ چکا ہی وہ دنیا میں آکر مدعا نجات پاکر دنیائے آیندہ میں آرام و خوشی جو روح کی دلی آرزو ہی حاصل کریگا اور اگر اس بات سے غافل رہا تو اس جگہہ سے تو اچانک اور ناگہاں طور سے یکبیک کوچ کا نقارہ بج جاتا ہی لیکن حاکم حقیقی کی عدالت کے تقاضے کے نیچے سے نکلنا کسی طور سے ممکن نہ ہوگا اور سوا افسوس اور حسرت کے کوئی چارہ نہ ہوگا لہذا انسان پر فرض ہی کہ حصول نجات کی پیروی میں دل و جان سے کوشاں اور جویاں رہے اور جب تک اس مطلب کو حاصل نکرے چین نہ لے۔

چونکہ گناہ ایک ایسی بُری اور آفت لانے والی چیز انسان کے لیئے ہی جس کا زہر انسان کے جسم و روح کو گھن کی طرح سے کھا گیا اور کھا رہا ہی یہہ کسی ظاہرہ و باہرہ علمی طریقے یا عملی حکمت اور بدنی ریاضت یا کسی فعل انسانی سے اس کے سر کے اوپر سے ٹل نہیں سکتا اور اگرچہ انسان کی عقل نے نیکی و عبادت کے طریقے کو گناہ کے دور کرنے کا وسیلہ مانا اور اس کے ذریعہ سے اپنی خلاصی کی تلاش کی ہی مگر تھوڑی سی سوچ و فکر سے یہہ طریقہ اس مطلب کو ادا کرتا ہوا نظر نہیں آتا ہاں اگر ایسا ممکن ہوتا کہ انسان عقل و ہوش کے زمانے سے لیکر ہر ایک فعل مرضی الٰہی کے موافق کرتا اور اپنے قول و فعل اور خیال سے مرضی الٰہی کے خلاف کوئی کام نہ کرتا تو ممکن ہوتا کہ وہ اپنے مالک کی مرضی پوری کر کے اس کی نزدیکی حاصل کرتا اور اس کی خوشی میں دخل پاتا لیکن یہہ کام کسی سے بھی ہوتا ہوا نظر نہیں آتا بلکہ اُس کے برعکس انسان ہر صورت سے ہوا و ہوس کا بندہ دکھلائی دیتا ہی جس کے تمام کاموں میں گناہ کا زہریلا اثر صاف و صریح دکھلائی دیتا ہی تو پھر کس طرح یہہ طریقہ انسان کے لیئے فایدہ بخش ٹھہر سکتا ہی یہہ بات بالکل سچ ہی کہ کوئی آدمی شریعت پر عمل کرنے سے راستباز ٹھہر نہیں سکتا جب یہہ صورت ہی تو ضرور نجات کا کوئی اور دوسرا وسیلہ ہوگا جس کے سبب سے انسان اپنے اصول مراد کو پہنچ سکے۔

دوسرا وسیلہ خدا کا فضل پانا ہی اس کا مطلب یہہ ہی کہ خدا کے کلام کو جو انسان کی نجات کے لیئے اس کی طرف سے مقرر ہو چکا ہی ایمان اور بھروسے کے ساتھ قبول کر لینا ہی اور وہ طریقہ فضل کا جس کا بیان کلام اللہ میں تمام و کمال مندرج ہی قبول کر لینا ہی اس کے قبول کر لینے پر فضل انسان کو بخشا جاتا ہی اس فضل کا بانی ایک شخص ہی جسکا نام یسوع مسیح ہی اگرچہ ہم اس کی انسانی ہستی کے لحاظ سے کہ جس کو اس نے اس دنیا میں بطور جامے کے پہن لیا تھا شخص کا لفظ لگاتے ہیں اور اس کو ابن آدم کا خطاب بھی اسی لیئے دیا گیا کہ وہ انسان کی صورت بنا مگر وہ حقیقتاً محض آدمی نہ تھا بلکہ ایک شخصیت ہوتے ہوئے دو ذاتیں رکھتا تھا اوّل ذات الٰہی دوم ذات انسانی اور دنیا میں رہتے ہوئے ان دو ذاتوں کا اظہار اس وجود سے برملا ہوتا رہا اور اس قدرتی اور عجیب شخص نے بنی انسان کے عوض میں نیکی کی شریعت کو تمام و کمال پورا کر دیا اور آپ آدمزاد کے لیئے عہد اعمال کی تعمیل پوری کر کے عہد فضل کا بانی ہوا اور یہہ تمام کام خدا تعالیٰ کی عین مرضی کے مطابق ہوا جس کا اظہار کئی موقعوں پر آسمان سے ایک صدا کے آنے سے کیا گیا کہ "یہہ میرا پیارا بیٹا ہی جس سے میں راضی ہوں" اور اب جو اس شخص کو جو اُس پر ایمان لاوے اور اس کو اپنا عوضی قبول کرے فضل یعنی خدا کا فضل کیونکہ خدا نے اُس کو ٹھہرایا مفت میں دیا جاتا ہی اور وہ اسی وقت سے شریعت کی لعنت سے چھوٹ جاتا ہی اور فضل کے تحت میں آجاتا ہی اور اس فضل کے سبب سے بخشش پاتا ہی۔

اب تھوڑا سا بیان اس بخشش کا کرتا ہوں جو فضل کے سبب سے انسان کو ملتی ہی۔

اوّلاً۔ بخشش بذات خود بڑا امید بات ہی جس میں بہت کچھ شامل ہی کہاں انسان بحر عصیاں میں غرق عاجز بیکس لاچار مستوجب سزا و عتاب الٰہی کے نیچے تھا اور قہر و عذاب اور انتقام الٰہی سر پر جھوم رہا تھا اب اس فضل کے نیچے آنے سے ان تمام خطرات سے بریت حاصل ہو گئی اور خدا اور انسان میں بجائے جدائی اور نفاق کے میل اور اتحاد ہو گیا۔

ثانیاً نہ صرف یہہ بلکہ برکت عنایت ہوئی کہ وہ گنہگار جو پہلے نفرتی اور گھنونا تھا اب پیارا بلکہ

بیٹا و فرزند بن گیا فضل کی بڑی برکت اس سے زیادہ اور کیا ہو سکتی ہے کہ اتنا بڑا درجہ انسان کو حاصل ہو کر دوبارہ فرزندی کا درجہ حاصل کرے۔

ثالثاً۔ فضل کے نیچے انسان گویا خدا کے سامنے پاک اور راستباز* ٹھہر چکا ہے اُس کے نام بداعمال اور خطاکاریاں یکقلم بخشی جاتیں اور وہ راستباز اور صادق بندہ تصور ہو جاتا اور فی الحقیقت پاک صاف ٹھہر کر الٰہی مساکن میں بود و باش کرنیکا مستحق ہو جاتا ہے۔

رابعاً۔ اور جب یہہ سب کچھ ہو چکا تو پھر وہ جلال میں سرفراز ہو جاتا ہے اور مقدسوں کی جماعت کے ساتھ ملکر ابدالآباد جلال اور حشمت میں خدا کی حضوری کا شرف حاصل کرتا رہیگا۔

لیکن یاد رہے کہ یہہ نعمتیں فضل کی نعمتیں ہیں اور صرف ایمان لانے والوں کو مل سکتی ہیں اور جو لوگ ازروئے اعمال کے اُن کی تلاش میں زندگی بسر کر ڈالتے ہیں وہ ضرور ان سے خالی رہیں سگے اس لئے اب مژدہ سُنایا جاتا ہے کہ فضل کی بخشش کو اب ایمان کی شرط پر اپنی کر لو اور اگر یہہ منظور نہیں تو یقین جانو کہ فضل سے گرے ہوئے ہو اور بالکل امید سے خالی اور نجات سے محروم رہو گے۔

## رادھا سوامی

کمترین کا اتفاق ضلع لودیانہ کے ایک گاؤں میں جانیکا ہوا جہاں پر ایک نئے مذہب بنام رادھا سوامی مذہب کے بہت سے پیرو رہتے ہیں ان لوگوں کے مذہبی اصول عجیب طرح کے ہیں وہ کہتے ہیں کہ اور سب مذاہب کے لوگ اصول مذہبی صرف بطور عقیدے کے اور لفظی معنوں میں رکھتے ہیں پر اُن کے اصول صرف عملی اور ریاضتی ہیں وہ ایک عجیب قسم کا یوگ ابھیاس ملنتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم اس عمل کے ذریعہ سے سب مہاتماؤں اور نیز خدا کا درشن پاتے ہیں اور عالم مادی سے عالم روحانی تک اپنے خیالات اور سُرتی کو چڑھاتے ہیں حقیقت میں اُن کی باتیں بڑی عجیب ہیں جو کمترین نے اُن کا طور طریق دیکھا ناظرین نور افشاں کی دلچسپی کے لئے بیان کرتا ہوں۔

وقت دوپہر کے کھانے کے بعد گھنٹہ بجایا گیا اور آدمی اور عورتیں جو اس مذہب کے پیرو ہیں ایک سنگھ صاحب کے گھر میں جو ایک اچھا فراخ مکان تھا جمع ہوئے اور ایک خوش مزاج عمدہ شکل کا جوان شخص جو اس مذہب سے پوری واقفیت رکھتا تھا اور انکا گویا بطور امام یا پنڈت کے تھا بمعہ چند کتابوں کے آگر بیٹھ گیا اور سب جو وہاں پر آتے تھے بجائے سلام و بندگی کے "رادھا سوامی سہاتے" بولتے تھے اور ایک دوسرے کے ساتھ ملکر بھی بولتے اور اس پنڈت صاحب کے قدموں پر ہاتھ لگاتے تھے اور اس کی تعظیم کرتے تھے اور جب سب جمع ہو چکے اور ایک طرف آدمی اور دوسری طرف عورتیں بیٹھ چکیں تو اس صاحب نے ایک طرح کی بنتی یعنے دعا مانگی اور تمام لوگوں نے بھی اس کے پیچھے دعا میں اسی طرح حرف بحرف کلمات کہے اور بعد میں کچھ گیت گائے اور بعد اس کے اس پنڈت نے ایک کتاب کھولکر پڑھی جو بھاشا یعنے ہندی زبان میں تھی جس میں رادھا سوامی کی تعریف اور یہہ بیان تھا کہ دیگر مذاہب اور رادھا سوامی مذہب میں کیا فرق ہے اور کیونکر نجات یعنے موکش حاصل ہو سکتی ہے اور کیونکر چوتھے پد کو یعنے رادھا سوامی کے درشن کو پراپت ہو سکتے ہیں یہہ ایک نظمی کتاب تھی اور بہت عام فہم نہیں تھی خاصکر ایسے گاؤں کے لوگوں کے لئے سمجھنا مشکل تھی البتہ ہندوستان کے لوگوں کے لئے اس کا سمجھنا کچھ مشکل نہیں ہے یہہ کتاب اس مذہب کے بانی سوامی شبد یال صاحب یا سوامی سالگرام صاحب کی تصنیف تھی جو مقام آگرہ کے باشندے تھے اس کے بعد پھر بھجن گایا گیا اور بنتی یعنے دعا کی گئی اور اس کے بعد کچھ حلوا تقسیم کیا گیا اور پھر مجلس برخاست ہوئی۔ بہت دیر تک زبانی گفتگو بھی ان صاحبان سے ہوئی لیکن صرف اس ایک عمل یوگ ابھیاس کے سوا اور کوئی نئی بات اس مت میں نہیں ہے۔

افسوس کہ بہت سے مذاہب کے ایجاد کی وجہہ سے انسان کی مشکلات مذہبی معاملے میں بڑھ گئی ہیں لیکن اگر انسان اپنی نجات کے بڑے اور بھاری معاملے ہی کو مدِنظر رکھکر سچائی کو دریافت کرے تو یہہ بات آسانی سے طے ہو سکتی ہے کہ کسی ظاہرہ عمل اور نیکی و ریاضت کے وسیلے سے انسان کی نجات کا حاصل ہونا ازحد دشوار و مشکل ہے اور جو مذہب یہہ تعلیم دیتا ہے وہ نجات سے کوسوں دور رہیگا۔ مدعائے نجات صرف دل کی پاکیزگی اور گناہ سے آزادگی اور اس کی سزا سے بچ جانے میں حاصل ہوگا یہہ تعلیم صرف مسیحی مذہب اعلیٰ اور عمدہ طور سے انسان کو سکھلاتا ہے اور یہہ تمام باتیں خداوند یسوع مسیح کے کفارے کے وسیلے سے حاصل ہوتی ہیں جو ایمان کی شرط پر گنہگار کو مل سکتی ہیں نئے نئے مذاہب کے ایجاد کرنے کے بجائے اگر لوگ نجات بخش ایمان

*فٹ نوٹ۔ راستبازی دین عیسوی کے اصول کے موافق ایک انعام ہے جو ایماندار کو ایمان کی شرط پر بخشی جاتی ہے برخلاف اس کے دیگر مذاہب والے اس کو اپنا فضل تصور کرتے اور اگرچہ اُس کی تلاش میں کوشش کرتے ہیں پر ناکامیاب رہتے ہیں اور آخر تک اسی حالت میں رہ کر حصول مراد تک کبھی نہ پہنچیں گے ؛

حاصل کریں تو نجات پاویں گے ورنہ بحر بطالت اور گرداب جہالت میں غرق رہیں گے ؀

الراقم

جے۔ ایس۔ لودیانہ

---

## آریہ سماج عناصر پرست ہی

آریہ سماجی کہتے ہیں کہ ہم سوائے ذات خدا کے اور کسی کی پرستش نہیں کرتے اور ویدوں میں سوائے خدا کے اور کسی کی پرستش کا حکم نہیں ہی اور چونکہ ہندو لوگ سوائے خدا کے دیگر چیزوں کی بھی پرستش کرتے ہیں لہذا آریہ لوگ ہندوؤں کو مشرک قرار دیتے ہیں لیکن حقیقت میں جان بوجھکر لوگوں کے روبرو غلط طور پر ظاہر کرتے ہیں ورنہ ان کے ویدوں میں صاف طور پر اگنی۔ وآیو۔ اندر۔ وغیرہ وغیرہ دیوتاؤں کی پرستش کا صاف طور پر حکم لکھا ہی اور ہم ان دیوتاؤں کی پرستش کی جواز کی نسبت رومیش چندردت کے ترجمہ سے حوالہ دیتے ہیں۔ رومیش چندردت بنگال میں قایم مقام کمشنر کے عہدہ پر ممتاز رہا اور ویدوں کے ترجمہ میں پنڈت الیشور چندر ودیاساگر مہیش چندر نیائے رتن ہر پرشاد شاستری سے بھی مدد لی تھی

### رگوید سنگھتا

پہلا اشٹک ——— پہلا منڈل

پہلا ادھیا۔ پہلا سوکت

اگنی دیوتا۔ بشوامتر کا بیٹا مدھوچھندا رشی

(۱) اگنی جگ کا پروہت اور چمکنے والا اور دیوتاؤں کو بلانے والا اور بہت دولتمند ہی میں اگنی کی حمد کرتا ہوں۔

(۲) اگنی پُرانے رشیوں کا استوتی بھاجن (قابل حمد) تھا۔ نئے رشیوں کا بھی استوتی بھاجن ہی وہ دیوتاؤں کو اس جگ میں بلا لاوے۔

(۳) اگنی کے ذریعہ (ججمان) دھن لابھ کرتے ہیں وہ دھن دنوں دن ترقی حاصل کرتا ہی اور شہرت کے لایق ہوتا ہی اُس کے ذریعہ بہت سے بہادر مقرر کئے جاتے ہیں۔

(۴) ہے اگن! تم جس جگ کو چاروں طرف سے گھیرے رہتے ہو اس جگ کو کوئی حسد کی نگاہ سے نہیں دیکھ سکتا ہی اور وہ جگ یقیناً دیوتاؤں کے پاس جاتا ہی۔

(۵) اگنی دیوتاؤں کو بلانے وال کامیابی دینے والا اور طرح طرح کی شہرت کے لایق ہی وہی دیوتا دیوتاؤں کے ساتھ اس جگ میں آوے۔

(۶) ہے اگنی! تم آہوتی دینے والے ججمان کی بھلائی کروگے ہے انگرا! وہ کلیان اصل میں تمہارا ہی ہی۔

(۷) ہے اگنی! ہم دن رات من کے ساتھ نمسکار کرتے کرتے تمہارے نزدیک آتے ہیں۔

(۸) تم روشن۔ جگ کے محافظ۔ جگ کے بہت ہی روشن کرنے والے اور جگ کی جگہہ میں زیادہ ہونے والے ہو۔

(۹) باپ جس طرح آسانی سے بیٹے کے پاس جلدی آجاتا ہی۔ ہے اگنی! تم بھی ہمارے نزدیک ویسے ہی ہو جاؤ۔ بھلائی کی خاطر ہمارے نزدیک باس کرو۔ اگر پنڈت صاحبان موصوف کا ترجمہ صحیح ہی تو آریہ صاحبان ضرور عناصر پرست ہیں اور "دیانند نے غلط معنے لگائے ؀

الراقم۔ رامانند انور۔ لودیانہ

---

## انجمن کوشش مسیحی کے جلسے کی

### مختصر رپورٹ

یہہ خداوند کی طرف سے ہی اور ہماری نظروں میں عجیب متی ۲۱: ۴۲ و مرقس ۱۲: ۱۱۔

یو۔ پی۔ مشن سیالکوٹ پرسبٹیری کے ماتحت انجمن کوشش مسیحی کی مفصلۂ ذیل سوسائٹیاں قایم ہیں (۱) بسرور (۲) بدوملہی (۳) مرالی (۴) ڈھوڈواہ (۵) گرلس بورڈنگ سکول سیالکوٹ پہلی جونیر (۶) گرلس بورڈنگ سکول سیالکوٹ دوسری جونیر۔ (۷) کرسچن ٹریننگ سکول سیالکوٹ پہلی جونیر۔ (۸) کرسچن ٹریننگ سکول سیالکوٹ دوسری جونیر (۹) گرلس بورڈنگ سکول سیالکوٹ سینیر (۱۰) سیالکوٹ شہر سینیر ان سوسائٹیوں میں سے کئی ایک مس۔ ای۔ ڈی۔ اینڈرسن صاحبہ کی محنت اور کوشش سے قایم ہوئی ہیں کیونکہ آپ میں ایک عجیب قسم کی محبت اور دلی اُنس سوسائٹیوں کے قایم کرنیکا ہی مذکورہ بالا سوسائٹیوں میں سے تین کی عمر ابھی چار پانچ ماہ سے زیادہ کی نہیں ہوئی اور باقیوں کی سال اور سال سے زیادہ اور کم کی بھی ہی۔ عمر کے بیان کرنے سے میرا مطلب یہہ ہی کہ ناظرین کو ان کی شیرخواری اور بچپن کی حالت سے آگاہ کروں تاکہ معلوم ہو سکے کہ کسقدر بڑی برکت شروع ہی میں انجمن کوشش مسیحی پر ہوئی ہی یہہ جلسہ اور (اس کے نتائج) جس کی رپورٹ میں ہدیۂ ناظرین کرنے پر ہوں اس جماعت پر خدا کی برکت ہونے کا شاہد ہی۔

رپورٹ جلسہ۔ سوسائٹی مذکور کا یہہ پہلا

سالانہ جلسہ ہی جوکہ ۲۰ و ۲۱ جون سنہ ۱۸۹۹ء مقام پسرور میں منعقد ہوا اس میں ہر ایک سوسائٹی سے دو دو ڈیلیگیٹ حاضر ہوئے ان ڈیلیگیٹوں میں چھوٹے چھوٹے لڑکے لڑکیاں اور اَنپڑھ جٹ بوٹ دیہاتی مسیحی بھی شامل تھے نیز اکثر بڑے بڑے لایق و فایق دیسی اور ولایتی صاحبان حاضر جلسہ تھے جلسہ گاہ میں جانے سے پیشتر ہی ڈیلیگیٹوں کے کرتوں پر سامنے کی طرف سنہری گوٹے کی دھاری لگائی گئی جن سے ڈیلیگیٹوں اور دیگر صاحبان میں امتیاز ہو سکتا تھا سب حاضرین شرکا جلسہ ایکسو چالیس (۱۴۰) تھے جلسہ گاہ میں بیٹھتے ہی ایک عجیب قسم کا نظارہ اور بڑی خوش بہار معلوم ہوتی تھی ایسی کہ جنگل میں منگل دکھائی دیتا تھا جس کو دیکھکر سب صاحبان کے دل۔ خوشی۔ تعریف اور شکرگذاری سے بھرے جاتے تھے مکان جلسہ گاہ بڑی عمدگی سے سجایا گیا تھا چاروں طرف دیواروں کے ساتھ کلام الہی کی دلکش آیات مختلف قسم کے رنگوں سے موٹے حروف میں لکھکر چسپاں کی گئیں سامنی دیوار کے ساتھ ایک سرخ رنگ کا کپڑا سنہری موٹے حروف سے لکھا ہوا "ہندوستان مسیح کے لئے اور مسیح ہندوستان کے لیے" لٹکایا گیا یہی عام جلسہ کی غرض تھی ڈیلیگیٹوں نے کھڑے ہوکر بڑی دلیری کے ساتھ باری باری اپنی سوسائٹی کی رپورٹ دی جس سے سب صاحبان یہہ دیکھکر کہ خدا نے بچوں کے منہہ کھولے اور ان سے تعریف کروائی شکرگذاری کی روح سے بھر گئے تمام جلسہ میں ذیل کے پروگرام کے موافق کارروائی کی گئی۔

---

## پروگرام جلسہ

### پہلا اجلاس ۶ بجے شام شروع

| | | |
|---|---|---|
| عبادت | ۲۰ منٹ | پادری لائیل صاحب |
| خوش آمدید | | نظام الدین |
| جواب | | پادری نثار علی صاحب |
| وعظ مضمون سبت پر | | پادری ڈی۔ آر۔ گارڈن صاحب |

### دوسرا اجلاس شروع ۶ بجے صبح

| | | |
|---|---|---|
| بندگی | ۲۰ منٹ | بھگتو مل |
| عہدیداروں کا چنا جانا | ۲۰ منٹ | |
| کانفرنس بائبل کے مطالع پر | ۴۵ منٹ | پادری لبھو مل |
| دینا | | بہن آسٹر گرس بورڈنگ سکول سیالکوٹ سے |
| کانفرنس | ۱۵ منٹ | |

### تیسرا جلسہ ۶ بجے شام شروع

عبادت بندگی ۱۵ منٹ | مس۔ ایم۔ اے۔ لارنس صاحبہ

کانفرنس کا مضمون "ہم کن کن باتوں میں کلیسیا کی حمایت کر سکتے ہیں" مس۔ ای۔ ڈی۔ اینڈرسن صاحبہ

گواہی اور مخصوصیت

۳۰ منٹ پادری ملوچند صاحب۔

ہر ایک اجلاس پادری لائیل صاحب سے جوکہ پرسبیٹیریل پریزیڈنٹ تھے کھولا گیا ان اجلاس میں روح القدس خاص طور سے کام کرنے والا تھا میں دلیری سے کہہ سکتا اور کہتا ہوں کہ جن صاحبان کو خدمت کا کام ان اجلاس میں دیا گیا انکو روح القدس نے موثرانہ طور سے اپنے جلال کے لئے استعمال کیا یہاں خداوند کی حضوری اور قدرت عجیب طور سے محسوس ہوتی تھی اس وقت نہایت درجہ کی سنجیدگی حاضرین پر چھائی ہوئی تھی۔ اور دل ہلائے جاتے تھے۔ ذیل میں پروگرام والے سرمنوں کے خاص مضمون درج کرتا ہوں۔

مضمون (سبت) وعظ از پادری۔ ڈی۔ آر۔ گارڈن صاحب

آپ نے اپنے مضمون کو بہت اعلی قسم کی پنجابی میں بیان کیا ایسا کہ "جٹ وپڑوں" کے لئے اسی طرح کی مثالیں دیں جن سے اس مضمون کی اُن کے دلوں تک رسائی ہوئی تین بڑے حصوں میں یہہ مضمون بیان کیا گیا۔

(۱) سبت کو ماننا ضروری ہے اس میں پختہ اور قوی دلیلوں سے سبت کے ماننے کی ضرورت ثابت کی گئی۔

(۲) کس طرح سے مانیں۔

اوّل۔ اِن نفی کے امروں کو استعمال کرنے سے۔

الف۔ خیالات کو روکنا یعنے دنیوی معاملات کی بابت خیال نہ کرنا۔

ب۔ باتوں کو روکنا یعنے سبت کو بے فایدہ یا دنیاوی بات چیت نہ کرنی۔

ج۔ کانوں کو روکنا چاہیے

د۔ سُستی نہ کرنی (ہ) دوستوں سے ملاقات نہ کرنا۔

دویم۔ ذیل کے اثباتی احکام کو ماننے سے۔

الف۔ مجلس میں عبادت کرنا (ب) گھر میں بندگی کرنا۔

ج۔ کلام کا مطالعہ کرنا (د) ضروری کام کرنا۔

(۳) سبت کو ماننے کے فایدے۔ یسعیاہ۔ ۵۸: ۱۴

الف۔ تب تو خداوند میں مسرور ہوگا۔

ب۔ میں تجھے دنیا کے اونچے مکانوں پر سوار کراؤنگا

ج۔ میں تجھے تیرے باپ یعقوب کی میراث سے کھلاؤنگا۔ (د) آرام۔

مضمون بائبل سٹڈی از لبھو مل

یہہ مضمون بہت ہی حصوں میں بیان کیا گیا پر میں

طوالت کے خوف سے صرف ایک حصے کا ذکر کرتا ہوں جو کہ بائبل کے مطالعہ کی ضرورت ثابت کرتا ہے۔

(۱) بغیر کلام کے زندگی نہیں ہے۔ مسیح خداوند نے فرمایا کہ میری باتیں روح ہیں اور زندگی ہیں۔

(۲) بغیر اس کے ہم مسیح کے شاگرد ہو نہیں سکتے ہیں۔ یوحنا ۸: ۳۱۔

(۳) بغیر اس کے ہم خدا سے کسی چیز کے پانیکی امید نہیں رکھ سکتے ہیں۔ یوحنا ۱۵: ۷۔

(۴) یہہ روح القدس کے پانے کا ثبوت ہے۔ یوحنا ۱۴: ۲۶ اور ۱۶: ۱۴۔

(۵) انسان کو گناہ سے بچانے کے لئے ضروری ہے۔ زبور ۱۱۹: ۱۱۔

(۶) بغیر کلام کے روح القدس ہم کو استعمال نہیں کر سکتا۔

(۷) کلام ہی روشنی ہے۔

کس طرح بائبل کی سٹڈی کریں۔ چاہئے کہ کلام میں ڈھونڈیں۔ یسعیاہ ۳۴: ۱۶۔

از مس۔ ای ڈی۔ اینڈرسن صاحبہ

مس صاحبہ نے اپنے مشاہدات اور دیگر سوسائیٹیوں کے حوالجات اور اپنے تجربے سے ثابت کیا کہ جوانوں کی جماعت کلیسیا کو بہت ہی زیادہ مدد دے سکتی ہے آپ نے فرمایا کہ جو کچھ ولایت میں جوانوں کی جماعت کے ذریعے ہوا ہے کسی اور طرح سے نہیں ہوا آپ نے سوسائٹی مذکورہ کو خوب ہی جوش دلایا۔

گرلس بورڈنگ سکول سیالکوٹ سے ایک بہن نے دینے کے بارے میں ایک مدلل اور فصیح اور پرزور اور پرتاثیر تحریری پرچہ پڑھکر جلسہ میں سنایا جس نے حاضرین کے دلوں کو ہلا دیا۔

سب سے آخر میں گواہی اور مخصوصیت کی میٹنگ ہوئی جسکے شروع کنندہ پادری ملوچند صاحب تھے پہلے حصے میں مختلف قسم کی برکتوں کے پانے کی گواہی دی گئی بعضوں نے کہا کہ ہم اپنے علاقوں میں جاکر ضرور ہی یہہ سوسائٹی قایم کرینگے کئی ایک نے ایمان کی استقامت کی شہادت دی بعضوں نے بائبل کے مطالعہ کو شروع کرنیکی گواہی دی۔

اس حصے میں حاصل کردہ برکتوں کے لئے شکرگذاری کی دعائیں مانگی گئیں۔ ایک بوڑھے بزرگ پادری صاحب کی دعا جو انہوں نے شکرگذاری کے موقعہ پر مانگی مجھے نہیں بھولتی ہے پادری صاحب کا دل شکرگذاری سے بھرا ہوا تھا اور آنکھوں سے آنسو بہتے تھے اس لئے کہ خداوند کی برکتیں امیدوں سے اور مانگنے سے کہیں زیادہ تھیں۔ ان کی دعا تھی "ہماری آنکھوں نے تیری نجات دیکھی"۔ بعد میں مخصوصیت کی میٹنگ شروع ہوئی اس میں پادری ملوچند صاحب نے فرمایا کہ ضرور ہے کہ ہم اپنے کو خداوند کے لئے خاص کریں اس لئے کہ ہم اپنے نہیں ہیں۔

(۱) ہم اس کے ہیں جس نے ہم کو پیدا کیا اور (۲) جو ہم کو سنبھالتا ہے (۳) ہم اس کے ہیں جس نے ہم کو اپنے خون سے خریدا ہے۔

اس میٹنگ میں مس ای۔ ڈی۔ اینڈرسن صاحبہ نے اپنے کو خاص طور سے خداوند کی خدمت کے لئے اس کے ہاتھوں میں دیدیا اور مشن کی تنخواہ سے دست بردار ہوئیں اور کہا کہ میں دیسی بھائی بہنوں کے واسطے اپنی جان دینے کو طیار ہوں میں کہہ سکتا ہوں کہ آپ حقیقت میں دیسی بہنوں کی خاطر اپنی جان دے رہی ہیں۔

اے ناظرین اب موقعہ آگیا ہے کہ ہم بیدار ہوویں اور مسیح خداوند کی خون خریدی کلیسیا کے لئے اپنی جانوں تک دیدیویں۔ خیال فرمائیے جیسا کہ ولایتی (جو کہ ہمارے ملک سے کوئی ہموطنی کا رشتہ نہیں رکھتے ہیں) ہمارے ہموطنوں اور بھائی بہنوں کے لئے اپنا خون بہانے پر طیار ہیں اور بہا رہے ہیں تو کتنا زیادہ ہم کو اپنے ملک۔ اپنے ہموطنوں اور اپنے ہی بھائیوں کے لئے آپ کو خداوند کی خدمت میں کلیہ طور سے مخصوص کرنا چاہئے۔

الراقم

لبھول

---

## بعض کرستیانوں کی سرگذشت

اور بعضے پیٹے گئے اور چھٹکارا قبول نہ کیا تاکہ بہتر قیامت تک پہنچیں بعضے اس امتحان پڑے کہ ٹھٹھوں میں اڑائے گئے اور کوڑے کھائے زنجیروں اور قید میں پھنسے آرے سے چیرے گئے شکنجے میں کھینچے گئے تلوار سے مارے گئے بھیڑوں اور بکروں کی کھال اوڑھے ہوئے تنگی میں مصیبت میں دکھ میں مارے پھرے۔ دنیا ان کے لایق نہ تھی وہ بیابانوں میں پہاڑوں اور غاروں اور زمین کے گڑھوں میں خراب و خستہ پھرا کئے۔ (عبرانیوں ۱۱ باب ۳۵ سے ۳۹ آیت تک) اے پیارو یہہ فہرست ان کرستیانوں کی ہے جنہوں نے اپنا تن من دھن کرست نام پر قربان کر دیا تھا کیونکہ دنیا ان کے لایق نہ تھی کرستیان نام انکے لایق تھا۔

نیز آج کل بھی کرستیان ستائے جاتے ہیں قتل کئے جاتے ہیں اور شہادت کا تاج پہنتے ہیں اور اس میں خوبی یہہ ہے کہ جوں جوں کرستیان ستائے جاتے ہیں تیوں تیوں کرستیان نام کی ترقی ہوتی ہے

یہہ ایک ایسا پودا ہے کہ دنیا جوں جوں اُسکی شاخوں کو دُکھ دیتی ہے اور ستاتی ہے یہہ درخت زیادہ پھلدار ہوتا اور بڑھتا جاتا ہے ہم نے خدا کے کلام سے دیکھا اور سُنا کہ وہ مسیحی جو استفنس کی شہادت کے سبب سے چھترتبر ہو گئے تھے۔ پھرتے پھرتے انطاکیہ شہر میں بھی گئے اور وہاں انجیل کی منادی کی اور وہاں بڑا خدا کا فضل ہوا اور انطاکیہ کی جماعت خدا کے فضل سے مضبوط ہوتی گئی جن کے پاس بعد میں برناس گیا اور خدا کے فضل کو دیکھکر پولوس کو بھی وہاں لایا اور وہ خدا کے فضل کو دیکھکر خوش ہوئے اور وہ ایک سال تک وہاں رہے یہہ وہی جگہہ ہے جہاں پہلے مسیحیوں کو کرستیاں نام ملا۔ اور وہ اس مبارک نام سے پکارے گئے۔ اور یہہ جماعت دن بدن مسیحیت میں ترقی کرتی جاتی اور ایمان میں بڑھتی جاتی تھی اور رسول ان کو نصیحت کرتے تھے کہ ایمان کی مضبوطی کے ساتھ خداوند میں لگے رہو۔ انطاکیہ کے کرستیانوں نے جب یہودیہ میں قحط تھا چندہ کر کے اپنے کرستیان ہونیکا نشان یا پھل پولوس اور برنباس کے ہاتھ یہودیہ کے بزرگوں کے پاس بھیجا؟

ہم کو خدا کے کلام سے معلوم ہوا کہ کرستیاں ہونے کے لئے روح القدس کا بپتسمہ پانا اور سرنو پیدا ہونا شرط ہے اور اب بھی ہم پر روشن ہے کہ کرستیانوں کا حصہ اس دنیا میں دُکھ ہی دُکھ ہے۔

(۳) فی زمانہ ہمارے ملک ہندوستان پنجاب میں اس بات کا بڑا چرچا ہے کہ تم نے روح القدس پایا؟ اور اگر پایا ہے تو تمہارے پاس کیا ثبوت ہے کہ تم نے روح القدس پایا یہہ سوال البتہ اہم ہے۔ مگر جنہوں نے روح القدس کی بخشش حاصل کی وہ اُن کے پھلوں سے ظاہر ہوتی ہے اور وہ اپنے دل میں اس بات کا ثبوت رکھتے ہیں خداوند مسیح نے نیقودیمس کو فرمایا کہ ہوا جدھر چاہتی ہے چلتی ہے اور تو اس کی آواز سُنتا ہے اور نہیں جانتا کہ کہاں سے آتی اور کہاں کو گئی اسی طرح وہ جو روح سے پیدا ہوا ہے۔ علاوہ اس کے ہمارے خداوند مسیح کا ایک وسیع فیصلہ دیا ہوا ہے کہ درخت اپنے پھلوں سے اور آدمی اپنے کاموں سے پہچانے جاتے ہیں بس اس سوال کا مکمل جواب ہے۔

سو واضح ہوتا ہے کہ جنہوں نے نئی پیدائش حاصل کی ہے ان کے چال وچلن اچھے ہیں وہ روح القدس اور ایمان سے بھرے ہوئے نیک مرد ہوتے ہیں۔ گویا اس پودے میں عمدہ عمدہ پھل ہوتے ہیں یا یوں کہو کہ یہہ ڈالی پھلوں سے لدی ہوئی ہوتی ہے مگر جب ہم ایک نظر اپنے ملک پنجاب کی طرف کرتے ہیں تو یہہ معلوم ہوتا ہے کہ مسیحی کلیسیا میں یا اس باغیچہ میں پودے تو بہت ہیں مگر پھلدار کوئی ہی نظر آتا ہے تو صاف ظاہر ہے کہ یہہ باعث نئی پیدائش نہ حاصل کرنیکا ہے اور خدا کے وعدوں کو ایمان سے قبول نہیں کیا افسوس کہ ابھی تک رنڈ منڈ درخت کھڑے ہیں۔

دیکھو خدا کے کلام سے روح کے پھلوں کی فہرست مندرجہ ذیل ہے (روح کا پھل یہہ ہے کمال خوبی راستبازی اور سچائی۔ افسیوں ۵ باب ۹ آیت اور یہہ بھی مذکور ہے پر روح کا پھل جو ہے سو محبت۔ خوشی۔ سلامتی۔ صبر۔ خیر خواہی۔ نیکی۔ ایمانداری۔ فروتنی پرہیزگاری۔ گلتیوں ۵ باب ۲۲ و ۲۳ آیتیں)

لہذا جس کرستیاں میں یہہ اوصاف ہونگے تو یقین کرو کہ اس نے روح القدس اور کلام سے نیا جنم پایا اور کمال خوبی جو سب صفتوں کا منبع ہے اس میں بستی ہے اس سے سچے اور جھوٹے کرستیان پہچانے جاتے ہیں جس میں روح القدس کام کرتا ہے وہ مسیح کی راستبازی سے راستباز ٹھہرایا گیا ہے کیونکہ وہ ممسوح ہو کے مسیح کا ہے اب دنیا سے اس کا کچھ لگاؤ نہیں اس واسطے اس کا مبارک نام کرستیاں ہے مسیح کی سب نیکیاں بذریعہ ایمان کے اس میں اور اس کے ذمہ منسوب کی جاتی ہیں۔ اور دنیا کے سامنے مسیحی چال چلتا ہے گویا اس کرستیان میں مسیح کی صورت نظر آتی ہے یا یوں کہو کہ وہ زندہ مسیح کا فوٹو ہے سچا کرستیاں اپنے ایمان سے دنیا میں روشن ہے اور سچا کرستیان اپنی چال نمک کی مانند اور اپنا کلام دوسروں میں اثر کرنے والا کرتا ہے سچا کرستیان دنیا میں نور کی مانند روشن ہے اور ہر ایک کو منور کرتا ہے۔

سچا کرستیان خادم کی طرح اپنے کو ظاہر کرتا ہے اور بڑی محنت سے خادم کی طرح کا کام کرتا ہے جیسے لکھا ہے پر آپ کو ہر ایک بات میں خدا کے خادم کی طرح ظاہر کرتے ہیں بڑی برداشت سے مصیبتوں سے احتیاجوں سے تنگیوں سے کوڑے کھانے سے قید سے۔ ہنگاموں سے محنتوں سے بیداریوں سے فاقوں سے پاکیزگی سے معرفت سے صبر سے مہربانی سے پاک روح سے بے ریا محبت سے۔ کلام حق سے خدا کی قدرت سے راستبازی کے ہتھیاروں سے جو دائیں بائیں ہیں عزت اور بےعزتی سے بدنامی اور نیکنامی سے دغاباز کہے جاتے ہیں پر سچے ہیں گمنام کی مانند ہیں پر مشہور ہیں مرنیوالوں کی مانند ہیں پر دیکھو ہم جیتے ہیں تنبیہہ پانیوالوں کی مانند ہیں پر ہلاک نہیں غمگین کی مانند ہیں پر ہمیشہ خوش ہیں کنگال کی مانند ہیں پر بہتوں کو دولتمند کرتے ہیں

# واقعات اور رائیں

ہم کو یہہ سُنکر خوشی ہوئی ہی کہ مدراس کے مسٹر ہنسین کے بیٹے اور پادری ستیا نادھن مرحوم کے پوتے کو انگلستان مین تعلیم پانے کے لیئے سرکاری وظیفہ عطا ہوا ہی یہہ پہلی مثال ہی کہ ایک ہندوستانی مسیحی نے ایسی عزت حاصل کی ہی ؀

**پادری صاحبان** ڈبلیو ستیل اور رائیس۔ نہال سنگہ بیر کی صبح ۳ تاریخ کو انگلستان سے الہ آباد مین صحیح سلامت واپس آگئے۔ بمبئی میں پہلی تاریخ کی صبح کو پہنچے اور اسی روز بمبئی کی انڈین کرسچن ایسوسیئشن نے آپ لوگوں کی دعوت کی اور ایک عام جلسے میں انگلستان کی کیفیت سنی۔

چوتھی تاریخ کو میورآباد سے اُن کی دعوت آئی اور اس روز شام کو کئی مشنوں کے مسیحیوں کا مجمع ہوا ؀

**خداوند مسیح صلح و سلامتی کا شاہزادہ** ہی اور اس کے سچّے پیرو ہمیشہ اس کوشش میں رہتے ہیں کہ دنیا میں صلح و سلامتی ترقی پاوے سچّے مسیحی رعیت اور بادشاہ دونوں میں امن و سلامتی کے قایم رکھنے کے لئے نہ صرف دعا ہی کرتے بلکہ حتی الوسع کوشش بھی کرتے رہتے ہیں آج تک جس قدر ہندو مسلمانوں کے باہمی فساد ہوتے رہے ہیں مسیحی ہمیشہ انسے الگ رہتے بلکہ چاہتے اور کوشش کرتے رہے ہیں کہ دونوں قومیں آپس میں میل کے ساتھ رہیں غدر کے موقعہ پر بھی مسیحیوں نے جہاں تک ہو سکا امن کے قایم رکھنے کی کوشش کی اور سرکار انگریزی کے لئے وفادار رہے بلکہ بعض نے اس وفاداری میں اپنی جان تک بھی دیدی سُنا گیا ہی کہ حال کے اس فساد میں بھی جو دکھن میں سناروں اور مارواڑوں کے درمیان ہوا مشنریوں اور مسیحیوں کی طرف سے کوشش کی گئی کہ یہہ فساد ہونے نہ پاوے مدراس کا ایک اخبار لکھتا ہی کہ شہادت سے معلوم ہو گیا ہی کہ مشنری اور معتزز لوگوں کو معلوم ہو گیا تھا کہ ۸ جون کو فساد ہونے والا ہی چنانچہ سی-ایم-ایس کے ایک مشنری نے کلکٹر صاحب کو خبر دیدی تھی ایک اور مشنری نے ۴ جون کو فساد کے آثار معلوم کرکے حاکموں کو مطلع کیا لیکن اس قسم کی خبروں کی کچھ پرواہ نہیں کی گئی مگر مشنریوں نے جو کچھ کہا تھا محض رعیت کی بھلائی اور سرکار کی خیرخواہی کے سبب سے ہم کو یقین ہی کہ وقت آویگا جب سرکار اس بات کو تجربے سے جان لیگی کہ ہندوستانی مسیحی اور مشنری سرکار کے دلی خیرخواہ اور لوگوں کے سچّے دوست اور ہمدرد ہیں اور وہ چاہتے اور کوشش کرتے ہیں کہ اس ملک میں امن و چین قایم رہے اور سرکار انگریزی کی سلطنت کا اقبال بڑھتا جاوے ؀

**امریکن پریسبی ٹیرین مشن** کا تو اب تک یہی دستور رہا کہ وہ اپنے بوڑھے خادم الدینوں کی پنشن مقرّر کر دیتے ہیں کہ جس میں وہ اور اُس کے بال بچے اپنا گذارہ کر سکیں مگر اب کلیسیائیں کم و بیش اپنا بندوبست کرنے لگی ہیں اور اس مشن کی بعض کلیسیاؤں نے اپنے پاسبان بھی رکھ لئے ہیں اب سوال یہہ ہی کہ ان پاسبانوں کے گذارے کے لئے کیا بندوبست کیا جاویگا کہ جو عمر کے تقاضے یا کسی بیماری وغیرہ کے سبب سے کام نہیں کر سکینگے شک ہی کہ مشن ان کو پنشن دیوے جبکہ برسوں سے انہوں نے مشن سے کوئی تعلق نہیں رکھا اور کلیسیا کی خدمت کی ہی ہم نے ولایت کے کسی اخبار میں پڑھا ہی کہ وہاں عمر رسیدہ خادم الدینوں کی پرورش کے لئے الگ بورڈ ہیں اب وقت آگیا ہی کہ امریکن پریسبی ٹیرین مشن کی وہ پریسبی ٹیریاں کہ جہاں پاسبان مقرر کئے گئے ہیں اس امر پر غور کریں ؀

**ایک لاثانی اخبار**- تیس برس سے زیادہ کا عرصہ گذرا ہی کہ یہہ روزانہ اخبار امریکہ میں شایع ہوتا ہی یہہ وہی اخبار ہی اور اسکا نام مانٹریل ڈیلی وٹنس ہی ؀

**شاید** ہمارے ناظرین جانتے ہیں کہ اب تک کل ہندوستان میں امرتسر ہی ایک ایسی جگہہ تھی کہ جہاں اندھوں کو تعلیم دی جاتی اور ہاتھ کا کوئی نکوئی کام سکھلایا جاتا تھا امرتسر میں یہہ کام مس ہولیٹ صاحبہ کی طرف سے جاری کیا گیا تھا مگر ہندوستان میں اندھوں کی تعداد اس قدر ہی کہ کل ہندوستان میں صرف ایک ہی جگہہ اس قسم کے کام کا ہونا کافی نہیں تھا خوشی کی خبر ہی کہ امریکن میتھوڈسٹ مشن کی مسز جے۔سی-لاسن صاحبہ نے اس کی ضرورت کو محسوس کرکے علیگڈھہ میں اندھوں کے لئے ایک انسٹیٹیوشن جاری کی ہی جس میں علاوہ بائبل کے اُن حروف میں کہ جن میں اندھے ہاتھوں سے پڑھ سکتے ہیں پڑھائے جانے کے مختلف قسم کے کام بھی سکھلائے جاوینگے اور اس میں سب اندھے لڑکے اور لڑکیاں اور وہ جوان بھی جو سیکھنے کے قابل ہوں داخل ہو سکتے ہیں علاوہ اس کے کینیڈین پریسبی ٹیرین مشن کی مس میتی سن نے بھی اُجین میں اس قسم کا سکول جاری کیا ہی ؀

## رسید زر

| | | | |
|---|---|---|---|
| پادری جارج واخ بانیٹ سرگودھ | عہ | مسٹر ایم متھیاس پٹیالی | عہ |
| پادری دھرمداس | ۱۲ | منشی میراں بخش صاحب | صہ |
| پادری غلام مسیح انبالہ | عگہ | مسٹر جے ظلیمن | عگہ |
| منشی شیر شاہ حیدر آباد | عگہ | مسٹر ڈی سنگھ صاحب تلچیر | عگہ |
| پادری جی ای بیکائل جھانسی | ۱۲ | سالومن عنایت مسیح | عگہ |
| فتح مسیح صاحب | عگہ | پادری ایم مارٹن صاحب | عگہ |
| مسٹر ای ولسن نائب تحصیلدار | ے | پادری جے ایچ سمارٹ | ے |

مسٹر ایم سٹیفن　عگہ

پادری جی ایل سکاٹ صاحب پرور۔ تقیہ تا اخیر دسمبر ۹۹ء مع للعہ

ڈاکٹر ایچ ایم کلارک صاحب امرتسر معرفت الف لانہ تقیہ تا اخیر دسمبر ۹۹ء لعہ

---

## نوٹس

ناظرین نور افشاں کو واضح ہو کہ جن صاحبوں کو اخبار بغیر ضمیمہ عہ و معہ ضمیمہ عگہ پر دیا جاتا ہے وہ اگر پیشگی قیمت ارسال نہ کریں تو اُن کو یکم اگست کے بعد پوری شرح کے مطابق دینا پڑیگا یعنے بغیر ضمیمہ کے عگہ اور معہ ضمیمہ کے ۱۲ ؛

المشتہر

اڈیٹر نور افشاں

لودیانہ

## خداوند یسوع مسیح کے معجزات

خبر دی ہے مرقس نے اک شخص کی - کہ جس پر چڑھی روح ناپاک تھی
اُسے تو نے ڈانٹا نکل وہ گئی - ہاں تب چار سُو تیری شہرت ہوئی

میسحا مری بھی تو امداد کر ؎
دل مضطرب کو مرے شاد کر

بڑی تپ سے شمعون کی ساس تھی - خبر اُسکی فی الفور تجھ کو ملی ؎
پکڑ ہاتھ اُسکا شفا بخش دی - تبھی اُٹھکے خدمت تری اُسنے کی

میسحا مری بھی تو امداد کر ؎
دل مضطرب کو مرے شاد کر

ہاں کوڑھی نے جھکر تجھے یہہ کہا - تجھے پاک کرنا ہے ممکن مرا ؎
بڑھا ہاتھ تو نے جو اُس کو چھوا - وونہی کوڑھ اُسکا تھا جاتا رہا

میسحا مری بھی تو امداد کر
دل مضطرب کو مرے شاد کر

ہاں آیا ترے پاس تھا اک بشر - کہ تھا جسکا جھولے کا مارا بسر
بڑھا اُسکے آئین ایمان پر ؎ - بھلا چنگا لڑکا ہوا خوش بدر

میسحا مری بھی تو امداد کر ؎
دل مضطرب کو میرے شاد کر

تھا نائین کی بیوہ کا لڑکا مُوا ؎ - تھا تابوت کو تو نے اُسکے چھوا
میں کہتا ہوں اُٹھ اے جواں تھا کہا - وہ اُٹھکر وونہی بولنے تھا لگا

میسحا مری بھی تو امداد کر ؎
دل مضطرب کو مرے شاد کر

## جنگ روحانی

دکھاؤں جنگ روحانی کا میداں - تمہیں اے ناظرین نور افشاں
دل انساں میں ہے یہہ خانہ جنگی - ہے روح و جسم کی یہہ اک لڑائی
خدا جانے یہہ اک تن ہوکے کیسے - ہمیشہ ہی ہیں باہم لڑتے رہتے
تعجب کرتی ہے ساری خدائی - رہیں اک گھر میں اور باہم جدائی
ہاں بیشک اے مسیحا کے سپاہی ؎
نہیں اپنے ہی تن سے یہہ لڑائی ؎؎
ہے شیطان اور دنیا سے بھی یہہ جنگ
اُٹھا ہتھیار - ہرگز ہو نہ دل تنگ ؎
یہہ تدبیر الٰہی فتح کی ہے ؎ ؎ ؎ ؎
گواہی خود خدا نے اس پہ دی ہے
کمر سچائی سے کس لو سراسر ؎
پہن لو راستی کا نیر بکتر ؎ ؎ ؎
پہن لو پاؤں میں پاپوش مژدہ ؎
کہ طے ہو جائے یہہ پُر خار رستہ ؎
لگا ایمان کی تم ڈھال سب پر ؎
پہن لو مخلصی کا خود بر سر ؎ ؎
کلام حق یا تیغ روح کو جان ! اُٹھا لو ہاتھ میں تم ہوکے شاداں
دعا مانگو خدا سے شاد ہوکر - رہو بیدار تم آزاد ہوکر ؎

راقم - دینا ناتھ شاد

---

## نارتھ ویسٹرن ریلوے

فروخت کیلئے پُرانے لوہے کی ریلیں

لمبائی چوڑائی - نرخ اور پہنچانے کی شرائط وغیرہ کی نسبت چیف سٹور کیپر این - ڈبلیو - ریلوے لاہور سے خط و کتابت کرو ؛

---

## دستور العمل اخبار نور افشاں

| | |
|---|---|
| قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر انگریزی ضمیمہ | عہ |
| قیمت سالانہ اہل شہر سے معہ انگریزی ضمیمہ | عگہ |
| قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک بغیر انگریزی ضمیمہ | عگہ |
| قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک معہ انگریزی ضمیمہ | ۱۲ |
| قیمت دو کاپیونکی ایک ہی شخص کے نام پر معہ محصول ڈاک معہ انگریزی ضمیمہ فی کاپی | ے |
| بغیر ضمیمہ | عگہ |
| قیمت تین کاپی یا اُس سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر معہ ضمیمہ و محصول فی کاپی | عگہ |
| بغیر ضمیمہ | عہ |
| طالبعلموں کیلئے جو ہیڈ ماسٹر یا سپرنٹنڈنٹ کی معرفت درخواست کریں معہ محصول و ضمیمہ | عگہ |
| بغیر ضمیمہ | عہ |

پادری ای - ایم - ویری صاحب ڈی - ڈی - اڈیٹر و منیجر اخبار نور افشاں کیواسطے امریکن مشن پریس لودیانہ میں - ایم - داس کے اہتمام سے چھپا ؛